بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل کی بات

الجزائر

جیٹھ ہاڑ کی حرارت، تمازت اور شدت حدت میں ہلکا سا ہوا کا جھونکا بھی میر کی زبان میں بہار سے کم نہیں ہوتا۔

اک موج ہوا پیچاں اے میر نظر آئی
شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

الجزائر میں بہار آتے آتے رہ گئی خزاں کی زنجیروں نے باد بہاری کے پر باندھ دیئے پھولوں کا حسن لوٹ لیا چمن کی روئیدگی روک دی اک حسین سبزہ زار کو باد سموم نے جھلسا دیا

جھلسا دیا ایک ہی کرن نے
پتھر کو، پھول کو، شجر کو

تہذیب کے "فرزندوں" نے حسن تہذیب کو غارت کر دیا نعمت کو نقمت سے بدل دیا رحمت و کرم کو آتش جمہوریت نے بھسم کر دیا اقتدار نے انتقام کا روپ دھار لیا اختیار، ارادہ اور ووٹ کی راجدھانی کو تاخت و تاراج کر دیا چمن کو غارت کر دیا اور چمن کی اس غارت گری میں مادر وطن کے ان سوتیلے فرزندوں کا خون میں لتھڑا ہوا نابکار ہاتھ ہے۔ جو امریکی راتب پہ پل کے جوان ہوئے ہیں جن کی مقصدیت صرف اقتدار ہے اور اس اقتدار کیلئے انہیں اسلام اسلام کی رٹ لگا کر "احیاء اسلام" کے امریکی منصوبے پر عمل کی راہ دکھائی سجھائی گئی ہے۔ نفاذ اسلام کو اگر مقصدِ حیات بنالیں تو بنیاد پرستی کی "گالی" سہنا پڑتی ہے۔ جس کیلئے وہ تیار نہیں وہ وسیع البنیاد (بے بنیاد) بن کر تو اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان رہ سکتے ہیں بنیاد پرست بن کر مسجد میں نہیں بیٹھ سکتے۔ اسلامک سالویشن فرنٹ نے جمہوریت کی برائیوں کو قبول کر کے الجزائری جمہوریت زدگان کو شکست دی مگر کفار و مشرکین مغرب کو اپنے حلیفوں کی یہ ذلت بھلا کب برداشت ہو سکتی تھی۔

انہوں نے وہ شاخ ہی توڑ ڈالی جس پہ آشیانہ تھا۔ الجزائر کے اسلامک سالویشن فرنٹ کے کارکنوں کو اقتدار پرستوں نے پھر ایک نئی جدوجہد کے راستے پر ڈال دیا تاکہ ان کی عمریں اسی راہ منزل میں کھپ جائیں اور اگر کچھ راہِ منزل کے اژدھوں کے مہیب جبڑوں سے بچ بھی نکلیں تو وہ نشانِ منزل تو دیکھ سکیں منزل نہ پا سکیں پاکستان کے جمہوریت پرست منقار زیر پر ہیں زہریلی مسکراہٹیں ان کے جمہوریت زدہ مکروہ چہروں پر اٹھکیلیاں کر رہی ہیں وہ بغلیں بجا رہے ہیں اور ناخوب کو خوب ترکھہ رہے ہیں کہ جمہوریت اسی کا نام ہے۔

سوھنی دھرتی، قدم قدم آباد، لحہ لحہ مادی ترقی کی طرف بڑھتی ہوئی شاد دھرتی، سرمایہ داروں، جاگیرداروں کی منزلِ مراد دھرتی، وزارتوں، کوٹھیوں اور کالے دھن کے گھنے سائے میں چین کی بانسری بجانے والوں کی "پاک" دھرتی لبرل اور سیکولر ڈیموکریٹس کی آماجگاہ مسلم لیگ کا راج گڑھ بلیک ہول کا منظر پیش کر رہا ہے۔ امریکی مفادات کے تمام تر تحفظات، وعدوں اور معاہدوں کے باوجود امریکی ترپ کا ہرجائی پتہ پر بسر ہمارے گھر میں آ کر ہمیں زندہ رہنے کے "گر" بتاتا ہے جینے کے ڈھنگ سکھاتا ہے۔ ہماری زندگیوں کے حسن اور بانکپن کو محدود کرنے کا "حکم" دیتا ہے کہ بے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات اور ہمارے سیاست باز سوھنی دھرتی کا اسلامی تشخص ختم کر کے ضعیفی کو قبول کر چکے ہیں اپوزیشن مذاکرات کی آرزومند ہے لیکن دھرتی کے حسن میں قابلِ ذکر اضافے کیلئے نہیں اپنے جسمانی حسن کی نمائش کیلئے اور اس نمائش کا ٹھیکہ اپوزیشن کے بابائے جمہوریت جناب نواب زادہ نصر اللہ خاں نے اونے پونے میں لے لیا ہے ایک چکر ہے تیرے پاؤں میں زنجیر نہیں۔ ہاں مگر بے نظیر کا ساتھ ہے جو ایشیا میں "مناسب فوجی قوت" قائم کرنے کے پروگرام کی تکمیل میں ایک مضبوط "امریکی" ترجمان ہے حالانکہ جناب نواز شریف بھی بے نظیر کی طرح اپنے وسیع البنیاد ہونے کی یقین دہانی کرا چکے ہیں! مگر ضیاء الحق مرحوم سے ان کے "سابقہ" مراسم، تعلقات اور فکری ناطے اپوزیشن اور ان کے سیاسی "بزرگوں" کی نگاہ میں ہنوز خار بن کر کھٹک رہے ہیں حالانکہ وزیراعظم جناب نواز شریف کی "معتدل" پالیسیوں نے "ضیا باقیات" جو جہاز میں جانے سے بچ گئیں تھیں انہیں ان کی اطاعتوں کا "ثمرہ" دیکر ان کے گھر بھیج دیا۔ جنرل حمید گل اب اپنے فارموں کی دیکھ بھال کیا کریں گے اور ان کا عقبیٰ کا سفر حالت "امن" میں ہوگا اس کے باوجود نواب صاحب بے نظیر، اور امریکہ مسلم لیگ کو پانچ برس پورے نہ کرنے دے تو جناب یہ بھی جمہوریت ہی ہے! مسلم لیگ کی حلیف دینی و سیاسی جماعتیں گلہ گزار ہیں کہ انہیں وہ سیاسی آذوقہ نہیں ملا جس کیلئے وہ اس قعرِ مذلت میں گرے تھے علماء کرام اور دینی کارکنوں کو ۱۹۴۵ء میں مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اور اس کے بعد مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی مسلم لیگ نوازی اور سیاسی اتحاد و اشتراک کا حشر یاد کر لینا چاہیئے تھا تاکہ امروزہ ندامت کا بدصورت چہرہ نہ دیکھنا پڑتا!۔

مسلم وفاق

پاکستان، افغانستان، پانچ مسلم ریاستیں (سابقہ سوویت یونین) اور ترکی مل کر ایک شاندار مستقبل تعمیر کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں پاکستان ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے یہ پانچوں مسلم ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں پوری دنیا میں مسلّم ہیں ان کی رفاقت جہاں پاکستان کیلئے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں بے پناہ نفع بخش ثابت ہو گی وہاں شاہ ولی اللہ، عبید اللہ سندھی جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال کا حسین خواب بھی تشکیل پا سکتا ہے اور جدید ترین وسائل سے مالامال ایک عظیم مسلم وفاق معرض وجود میں آسکتا ہے۔

چونکہ موجودہ دور وسائل کا دور ہے اور یہی طاقت بھی ہے لہذا ایک طاقتور پاکستان کی تعمیر کیلئے وسائل سے لبریز وفاق انتہائی ضروری ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر